رضوان اللہ

# بعد از موت

(۶)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

## حشر

وہ مسافر کہ جس کے سفر کی ابتدا معدومیت سے ہوئی تھی، جو وجود کی منزلیں طے کرتا ہوا وادئ موت میں جا پہنچا تھا، جس نے برزخ میں کچھ دیر کے لیے قیام کیا اور جس نے اب پھر سے وجود پا لیا تھا؛ وہ مسافر اب اپنی آخری منزل کی طرف رواں دواں ہوگا۔ اس آخری منزل کو قرآن مجید کی زبان میں حشر کہتے ہیں۔

اس وقت یہ نہیں ہوگا کہ لوگ پہلی زندگی کی طرح وہاں جینے کا سامان یا کسی نئے امتحان کی تیاری کریں گے، بلکہ یہ سب ان کی جزا اور سزا کے لیے ہوگا، چنانچہ سب اپنی اپنی عدالت کے لیے اپنے پروردگار کی طرف چل پڑیں گے:

| | |
|---|---|
| وَنُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَاِذَا هُمۡ مِّنَ الۡاَجۡدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمۡ یَنۡسِلُوۡنَ. (یٰس ۳۶:۵۱) | ’’اور صور پھونکا جائے گا تو یکایک وہ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چل پڑیں گے۔‘‘ |

## عدالت

پروردگار عالم کے حضور لوگوں کی پیشی کس طرح ہوگی، وہاں کا ماحول کیسا ہوگا، سماعت کس طرح کی جائے گی اور فیصلہ سنانے کا طریقہ اور اس کی بنیادیں کیا ہوں گی، یہ سب باتیں عدالت کے متعلق ہیں، ذیل میں ہم انھیں ذرا تفصیل سے بیان کرتے ہیں:

### پیشی

خدائی عدالت دنیا میں بھی کسی نہ کسی درجے میں لگی رہتی ہے، مگر اس کے فیصلے بالعموم، قوموں کے بارے میں ہوا کرتے ہیں۔ جو قوم علم اور اخلاق کھو بیٹھتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے زوال کا حکم سنا دیتے ہیں اور اس طرح 'تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ' کے مصداق اقوام عالم کا عروج اور زوال ہوتا رہتا ہے۔ جہاں تک آخرت کی عدالت کا معاملہ ہے تو اس میں اقوام کے بجائے افراد کے فیصلے کیے جائیں گے۔ یعنی وہاں لوگ اپنی مذہبی حیثیت اور سیاسی قومیت کے لحاظ سے نہیں، بلکہ انفرادی اور ذاتی حیثیت میں حاضر ہوں گے۔ البتہ، یہ ضرور ہوگا کہ ان کے شریف یا شریر رہنماؤں کو بھی ان کے ساتھ ہی بلا لیا جائے گا تا کہ نیک رہنماؤں کے لیے اس میں شرف اور تکریم ہو اور بدکردار لیڈروں کے لیے ان کے پیرووں کی طرف سے لعنت اور پھٹکار ہو:

> وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا. (مریم ۱۹: ۹۵)
> ''اور قیامت کے روز ان میں سے ہر ایک، اس کے حضور تنہا حاضر ہوگا۔''

> يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ. (بنی اسرائیل ۱۷: ۷۱)
> ''اس دن کو یاد رکھو جب ہم ہر گروہ کو اس کے رہنما سمیت بلائیں گے۔''

کسی کی مجال نہ ہوگی کہ خدا کے ہرکارے کی آواز پر لبیک نہ کہے اور اس کے دربار میں جانے سے کترا جائے۔ جب آوازہ پڑے گا تو ہر کسی کو جائے ہی بنے گی۔ بلکہ اس کو نظر انداز کر دینا تو بہت دور کی بات ہے، وہاں تو سب لوگ، چاہے وہ خدا کو مانتے رہے یا اُس کے نافرمان اور انکاری رہے، اس طرح پیش ہوں گے کہ ان کی زبانوں پر اس کی حمد کے ترانے ہوں گے:

> يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ. (طٰہٰ ۲۰: ۱۰۸)
> ''اس دن سب پکارنے والے کے پیچھے چل پڑیں گے۔ اس سے ذرا ادھر ادھر نہ ہو سکیں گے۔''

> يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ. (بنی اسرائیل ۱۷: ۵۲)
> ''یاد رکھو، جس دن خدا تمھیں پکارے گا تو اس کی حمد کرتے ہوئے تم اس کے حکم کی تعمیل کرو گے۔''

انسان کا چہرہ آج بھی اس کے اندر کی ساری کہانی سنا ڈالتا ہے، آخرت میں بھی اسی طرح ہوگا۔ جو لوگ اپنے انجام کے بارے میں پُر امید اور جو لوگ خوف زدہ ہوں گے، سب محض دیکھے سے پہچانے جائیں گے اور ان سب کے اعمال ان کے چہروں سے جھلکتے ہوں گے۔ نیک عمل اپنی حقیقت میں سراسر روشنی ہیں، چنانچہ ان کے حاملین کے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

چہرے بھی روشن ہوں گے۔ برے عمل اپنی حقیقت میں خاک اور سیاہی ہیں، اس لیے یہی کچھ ان کے حاملین کے چہروں پر چھارہا ہوگا۔ مزید یہ کہ جن لوگوں نے دین میں عزیمتوں کی تاریخ رقم کی ہوگی، ان کے چہرے ہنستے ہوئے اور جنھوں نے خدا کی نافرمانی میں مثالیں قائم کی ہوں گی، ان کے چہرے اترے ہوئے اور مرجھائے ہوئے ہوں گے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ، ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ، وَّوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ، تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ، أُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ. (عبس ۸۰: ۳۸-۴۲)

”کتنے چہرے اُس دن روشن ہوں گے، ہنستے ہوئے، ہشاش بشاش، اور کتنے چہرے ہوں گے کہ ان پر اس دن خاک اڑتی ہوگی، سیاہی چھارہی ہوگی۔ یہی منکر، یہی نافرمان ہوں گے۔“

مجرم پیشی کے لیے لائے جائیں گے تو ہر ایک کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے۔ ایک پیچھے سے ہانک رہا ہوگا اور دوسرا گواہی دینے کے لیے اس کے ساتھ ہوگا۔ دنیا میں جن لوگوں کو خدا کے سامنے جھکنے کی دعوت دی جاتی اور وہ اس سے اِعراض کر جاتے، وہاں حکم ہوگا کہ وہ اس کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں، مگر وہ چاہنے کے باوجود ایسا نہ کر سکیں گے اور اِس طرح بھری عدالت میں ان کی فضیحت کا سامان ہوگا:

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ. (ق ۵۰: ۲۱)

”ہر شخص حاضر ہو گیا ہے، اس طرح کہ اس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہے اور ایک گواہی دینے والا۔“

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ، خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ، تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ، وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ. (القلم ۶۸: ۴۲-۴۳)

”یہ اُس دن کو یاد رکھیں، جب بڑی ہلچل پڑے گی اور یہ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، ان پر ذلت چھارہی ہوگی۔ (یہ ظالم، اِن کی کمر تختہ ہو گئی)، یہ اُس وقت بھی سجدے کے لیے بلائے جاتے تھے، جب یہ بھلے چنگے تھے۔“

## ماحول اور مزاج

عدالت کا ماحول اور وہاں کا جو منظر ہوگا، اس کے بارے میں قرآن نے بیان کیا ہے کہ بہت سے فرشتے، بالخصوص جبریل جیسا خدا کا انتہائی مقرب فرشتہ بھی صف باندھے ہوئے کھڑا ہوگا۔ دراں حالیکہ جبریل علیہ السلام واحد شخصیت ہیں جن کے بارے میں قرآن نے 'ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ' کہہ کر خدا کے ہاں اُن کے بلند مرتبہ ہونے کا بیان کیا ہے۔ کسی کو اللہ عز وجل کے سامنے خود سے بات کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ بات وہی کر



www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

پائے گا جسے اس کی طرف سے بات کرنے کا اذن ملے گا۔ مزید یہ کہ وہ شخص بات بھی وہی کر سکے گا جو ہر اعتبار سے صحیح ہوگی اور کسی بھی طرح عدل وانصاف سے ہٹی ہوئی نہ ہوگی:

لَا یَمۡلِکُوۡنَ مِنۡہُ خِطَابًا یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا، لَّا یَتَکَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَہُ الرَّحۡمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا. (النبا ۷۸: ۳۷-۳۸)

’’کسی کو یارا نہیں کہ اُس کی طرف سے کوئی بات کرے۔ اُس دن جب فرشتے اور جبریل امین، (سب اس کے حضور میں) صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ وہی بولیں گے جنھیں رحمٰن اجازت دے اور وہ صحیح بات کہیں۔‘‘

اس عدالت میں فرشتوں کا اپنا کوئی مقدمہ زیر سماعت نہ ہوگا، مگر اس کے باوجود ان کی یہ حالت ہوگی تو اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جن کے مقدمات باقاعدہ زیر سماعت ہوں گے، ان لوگوں پر کیا بیت رہی ہوگی۔ چنانچہ قرآن نے ان کے بارے میں بیان کیا ہے کہ پروردگار کا اس قدر جلال ہوگا کہ سب آوازیں پست ہو جائیں گی۔ کسی کو جرأت نہ ہوگی کہ اونچی آواز میں بات کر سکے۔ اس کے سامنے کوئی اپنے عمل کی بنیاد پر فخر کرے یا پھر اس کو ناز و ادا دکھائے، یہ تو ممکن ہی نہیں۔ اس کے حضور تو اونچے اونچے شملے سرنگوں ہو جائیں گے اور بڑی بڑی شخصیات نہایت مودبانہ انداز میں اور سر جھکائے ہوئے کھڑی ہوں گی:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وَخَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا ھَمۡسًا. (طٰہٰ ۲۰: ۱۰۸)

’’اور تمام آوازیں خداے رحمان کے آگے پست ہو جائیں گی، سو تم ایک دبی دبی سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنو گے۔‘‘

وَعَنَتِ الۡوُجُوۡہُ لِلۡحَیِّ الۡقَیُّوۡمِ. (طٰہٰ ۲۰: ۱۱۱)

’’سب کے چہرے اس حیّ وقیّوم کے سامنے جھکے ہوں گے۔‘‘

وہاں ہر اس شخص کی دادرسی کی جائے گی جس کی دنیا میں حق تلفی ہوئی یا اس پر کوئی ظلم اور تعدی کی گئی۔ اسی طرح ہر اس شخص کو داد مل کر رہے گی جس نے اپنے رب کا فرماں بردار بن کر زندگی گزاری اور اس کے بندوں کے حقوق کی ہر دم نگہداشت کی۔ وہ عدالت بدعنوان، ظالم اور اندھی بھی نہیں ہوگی۔ اُس میں یہاں کی عدالتوں کی طرح ایسا نہیں ہوگا کہ جرم کوئی کرے اور اس کے بدلے میں دھر کوئی اور لیا جائے، کسی بڑے کے کہے سنے مجرمین بری ہو جائیں یا رشوت اور معاوضہ دے کر خلاصی پا جائیں یا پھر انھیں عدالت کے مقابلے میں کہیں اور سے مدد ہی مل جائے:

وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡئًا وَّلَا یُقۡبَلُ مِنۡھَا شَفَاعَۃٌ وَّلَا یُؤۡخَذُ مِنۡھَا

’’اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے

عَدۡلٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ. (البقرہ۲:۴۸)

گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ لوگوں کو کوئی مدد ہی ملے گی۔''

اس عدالت میں ان مظلوموں کی خصوصی طور پر شنوائی ہوگی جن پر ظلم کرنے والے کوئی اور نہیں، ان کے اپنے تھے۔ وہ اپنے کہ جنھیں ان کا کفیل بنایا گیا تھا، جنھیں ان کی حفاظت کی ذمہ داری دی گئی تھی، مگر یہ خود ان پر ظلم کرنے والے بن گئے۔ چنانچہ اس قدر لاچار اور بے بس مظلوموں کا مدعی عالم کا پروردگار خود بنے گا۔ اس طرح کی چارہ سازی کی ایک مثال قرآن مجید میں ان لفظوں میں بیان ہوئی ہے:

وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ، بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ. (التکویر۸۱:۸-۹)

''اور جب اُس سے، جو زندہ گاڑ دی گئی، پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی؟''

سماعت

سماعت شروع ہونے سے پہلے فرشتے اُن حضرات کا حوصلہ بڑھائیں گے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانا اور ہر قسم کے حالات میں اس کے عہد پر قائم رہے۔ وہ انھیں تسلی دیں گے کہ آپ لوگوں کی سب آزمایشیں اب ختم ہو گئیں؛ پریشانیوں کے زمانے لد گئے؛ مطمئن ہو رہیے، صلے کا دور بس آیا ہی چاہتا ہے:

اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِیۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ. (حٰمٓ السجدہ۴۱:۳۰)

''جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر ثابت قدم رہے، ان پر یقیناً فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے): اب نہ کوئی اندیشہ کرو اور نہ ہی کوئی غم اور اس جنت کی خوش خبری قبول کرو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔''

لوگوں کو اس دن تین گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ایک اصحاب یمین اور دوسرے اصحاب شمال اور تیسرے سابقون:

وَكُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَةً، فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ، مَآ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ! وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡئَمَةِ، مَآ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡئَمَةِ! وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ. (الواقعہ۵۶:۷-۱۱)

''(اس دن) تم تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔ ایک گروہ دائیں والوں کا ہوگا، سو کیا کہنے ہیں دائیں والوں کے! دوسرا بائیں والوں کا، تو کیا بدبختی ہے بائیں والوں کی! اور آگے والے تو پھر آگے والے ہی ہیں۔ وہی مقرب ہوں گے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عدالت میں انسان کے اچھے اور برے اعمال کے دفتر پیش کر دیے جائیں گے۔ جن کو کامیاب قرار پانا ہے، ان کے دفتر ان کے دائیں ہاتھ میں اور جنھیں مجرم قرار پانا ہے، ان کے دفتر ان کے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے۔ مجرمین کے ہاتھ ان کی پیٹھ پیچھے باندھ دیے گئے ہوں گے، اس لیے ان کے دفتر ان کو پیچھے ہی سے تھمائے جائیں گے۔ ان کا دائیں ہاتھ میں دیا جانا، اصل میں نجات اور کامیابی کی اور بائیں ہاتھ میں دیا جانا، خسران اور ناکامی کی علامت ہوگا۔[1]

دائیں ہاتھ والوں کی خوشی اس موقع پر دیدنی ہوگی۔ وہ دوسروں کو آگے بڑھ بڑھ کر اپنا اعمال نامہ دکھائیں گے۔ اس کے مقابلے میں بائیں ہاتھ والے حسرت کا اظہار اور اپنے متوقع انجام پر واویلا کر رہے ہوں گے۔ اول الذکر کے ساتھ نرمی کا خصوصی معاملہ کیا جائے گا اور ان کی چھوٹی موٹی کوتاہیوں کو نظر انداز کر دیا جائے گا:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُ وْا کِتٰبِیَهْ، اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ، فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ .... وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ، وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ، یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ.
(الحآقہ ۶۹: ۱۹-۲۱، ۲۵-۲۷)

’’پھر جس کا نامۂ اعمال اُس کے دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: لو پڑھو، میرا نامہ اعمال، مجھے یہ خیال رہا کہ (ایک دن) مجھے اپنے اس حساب سے دوچار ہونا ہے۔ چنانچہ وہ ایک دل پسند عیش میں ہوگا ... اور جس کا نامۂ اعمال اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: اے کاش، میرا یہ نامۂ اعمال مجھے نہ ملتا اور میرا حساب کیا ہے، میں اس سے بے خبر ہی رہتا۔ اے کاش، وہی (موت) فیصلہ کن ہو جاتی۔‘‘

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا، وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا.

’’پھر جس کا نامۂ اعمال اس کے دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، اس کا حساب نہایت ہلکا ہوگا اور وہ خوش خوش اپنے لوگوں کی طرف پلٹ آئے گا۔ اور جس کا نامۂ اعمال اس کے پیچھے ہی سے (اس کے بندھے ہوئے ہاتھوں

---

[1] فیصلے سے پہلے ہی اصحاب یمین اور اصحاب شمال میں تقسیم کر دیا جانا اس لیے ممکن ہوگا کہ وہ عدالت کسی ظاہر بین قاضی کی نہیں، خدائے علام الغیوب کی ہوگی جو ہر کسی کے عمل اور ان کے نتائج سے واقف ہوگا۔ بلکہ جن لوگوں کا معاملہ نیکی اور بدی میں بالکل واضح ہوتا ہے، انھیں تو موت کے وقت ہی جنت اور دوزخ کی بشارت دے دی جاتی ہے اور مجرموں کی تو دھول دھپے سے طبیعت بھی درست کی جاتی ہے (النحل ۱۶: ۲۸، ۲۹، ۳۲۔ الانفال ۸: ۵۰)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

(الانشقاق ۸۴: ۷-۱۲)

میں) پکڑا دیا جائے گا، وہ جلد موت کی دہائی دے گا اور دوزخ میں جا پڑے گا۔‘‘

عالم حشر میں جب زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی تو لاعلمی اور جہالت کے تمام بادل چھٹ جائیں گے اور وہ سارے حقایق واضح طور پر نظر آنے لگیں گے جو آج سورج کی روشنی میں بہت سے لوگوں کو دکھائی نہیں دیتے۔ دین کے اندر جو کچھ اختلافات پیدا کر دیے گئے ہیں، ان کی حقیقت بھی اس دن بالکل کھل کر لوگوں کے سامنے آجائے گی:

وَاَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّهَا. (الزمر ۳۹: ۶۹)

’’اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی۔‘‘

لَقَدۡ كُنۡتَ فِیۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآئَكَ فَبَصَرُكَ الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ . (ق ۵۰: ۲۲)

’’تم اس دن سے غفلت میں رہے تو (آج) وہ پردہ ہم نے ہٹا دیا جو تمھارے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تو تمھاری نگاہ بہت تیز ہے۔‘‘

اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ. (المائدہ ۵: ۴۸)

’’تم سب کو (ایک دن) اللہ ہی کی طرف پلٹنا ہے، پھر وہ تمھیں بتا دے گا سب چیزیں جن میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔‘‘

عدالت کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوگا۔ لوگوں سے ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ نبیوں کو اور جن قوموں کی طرف وہ بھیجے گئے، ان سب کو بلا کر پوچھا جائے گا۔ یہ سوال اس لیے ہوگا کہ پیغمبروں کی اپنے فرائض سے سبک دوشی اور ان کی سرخروئی ثابت ہو اور دوسری طرف مکذبین کے لیے قطع عذر بھی ہو جائے۔ یعنی یہ بات آخری درجے میں ثابت ہو جائے کہ جن لوگوں نے اپنی راہ کھوٹی کی، انھوں نے اندھیرے میں نہیں، بلکہ پورے دن کی روشنی میں ٹھوکر کھائی، چنانچہ وہ اس بات کے سزاوار ہیں کہ ان سے مواخذہ کیا جائے:

فَلَنَسۡئَلَنَّ الَّذِيۡنَ اُرۡسِلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَنَسۡئَلَنَّ الۡمُرۡسَلِيۡنَ. (الاعراف ۷: ۶)

’’تو ہم ان لوگوں سے پرسش کریں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے اور خود رسولوں سے بھی ہم استفسار کریں گے۔‘‘

سماعت کے دوران عملوں کے دفتر کھول دیے جائیں گے۔ لوگوں سے شہادتیں لی جائیں گی۔ نبی اپنے مخاطبین کے بارے میں اور دوسرے گواہ اپنے متعلقین کے بارے میں شہادتیں دیں گے۔ مدعیٰ علیہ سے عذر پیش کرنے اور

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

معذرتیں بیان کرنے کا حق مکمل طور پر چھین لیا جائے گا۔ ان کے مونھوں پر مہر کر کے ان کے دیگر اعضا سے خود ان کے بارے میں گواہی دلوادی جائے گی، حتیٰ کہ زمین بھی ان کے سب افعال کی خبر سنا دے گی:

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ. (الزمر ۳۹: ۶۹)

''اور عمل کا دفتر سامنے رکھ دیا جائے گا اور سب پیغمبر بلائے جائیں گے اور گواہ بھی۔''

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ. (یٰسٓ ۳۶: ۶۵)

''آج ہم ان کے مونھوں پر مہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہمیں بتائیں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔''

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا. (الزلزال ۹۹: ۴-۵)

''اس دن، تیرے پروردگار کے ایما سے، وہ (زمین) اپنی سرگذشت سنا ڈالے گی۔''

اِتمام حجت کے لیے ان صالحین کے بیان بھی دلوائے جائیں گے جن کو لوگوں نے خدائی کا منصب دیے رکھا۔ سیدنا مسیح علیہ السلام سے ان کی اور ان کی ماں کی الوہیت کے بارے میں پوچھا جائے گا تو وہ عرض کریں گے کہ انھوں نے ایسا کرنے کا کبھی بھی حکم نہیں دیا۔ ان کا یہ بیان اس بات کا ثبوت ہوگا کہ گمراہ ہونے والوں کے پاس اپنی گمراہی کے لیے کوئی دلیل نہیں تھی، بلکہ یہ ان کا خود ساختہ عقیدہ اور سیدنا مسیح پر ایک صریح بہتان تھا۔ اسی طرح معبود قرار دیے جانے والے دیگر صالحین سے پوچھا جائے گا کہ ان کے پیرووں کی گمراہی میں کیا ان کا بھی کوئی حصہ تھا؟ وہ سب بھی اپنی صفائی پیش کر دیں گے اور اُنھی کو خطاوار قرار دیں گے جو بڑی عقیدت اور محبت سے دنیا میں ان کو پوجتے رہے ہوں گے:

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ، اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ، تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. (المائدہ ۵: ۱۱۶)

''اور یاد کرو، جب اللہ پوچھے گا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ، کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا تم مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو۔ وہ عرض کرے گا: سبحان اللہ، یہ کس طرح روا تھا کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں ہے۔ اگر میں نے یہ بات کہی ہوتی تو آپ کے علم میں ہوتی، (اس لیے کہ) آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور آپ کے دل کی باتیں میں نہیں جانتا۔ تمام چھپی ہوئی باتوں کے جاننے والے

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ. قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا. (الفرقان ۲۵: ۱۷-۱۸)

تو آپ ہی ہیں۔‘‘

’’یہ اس دن کا دھیان کریں، جس دن وہ انھیں اکٹھا کرے گا اور ان کو بھی جنھیں یہ خدا کے سوا پوجتے ہیں۔ پھر پوچھے گا: کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی راہ راست سے بھٹک گئے تھے۔ وہ جواب دیں گے کہ پاک ہے تیری ذات، ہمیں یہ حق کہاں تھا کہ ہم تیرے سوا دوسروں کو کارساز بنائیں! مگر (ہوا یہ کہ) تو نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو خوب سامان زندگی دیا، یہاں تک کہ وہ تیری یاددہانی بھلا بیٹھے اور ایسے لوگ بن گئے جو برباد ہو کر رہے۔‘‘

عملوں کا سارا ریکارڈ، گواہوں کی شہادتیں اور خدا کے مقابل میں معبود اور مطاع قرار دیے جانے والے حضرات کی لاتعلقی کے بعد گویا ہر شے واضح ہو جائے گی۔ ہر ایک کا کیا دھرا اس کے سامنے ہو گا۔ جن کے عمل جس حد تک صالح رہے اور جنھوں نے جب جب برائی کی، یہ اپنی آنکھوں کے سامنے یہ سب کچھ موجود پائیں گے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ. (الزلزال ۹۹: ۷-۸)

’’پھر جس نے ذرہ برابر بھلائی کی ہے، وہ بھی اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہے، وہ بھی اُسے دیکھ لے گا۔‘‘

[باقی]

---

’’آدمی اعتکاف کے لیے بیٹھا ہو تو روزے کی راتوں میں کھانے پینے پر تو کوئی پابندی نہیں ہے، لیکن بیویوں کے پاس جانا اُس کے لیے جائز نہیں رہتا۔ اعتکاف کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اِسے ممنوع قرار دیا ہے۔‘‘ (میزان، جاوید احمد غامدی ۳۶۷)

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com